روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۷۰۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷۹ اتوار ۲۸ - شوال ۱۴۱۴ھ ۱۰ - شہادت ۱۳۷۳ ہش - ۱۰ - اپریل ۱۹۹۴ء

دنیا اور دنیوی خوشیوں کی حقیقت

دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو و لعب سے زیادہ نہیں ' عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے 'مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیز کر نکل جانے والی چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کی بقا کا راز اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رکھنے میں ہے

آج تمام دنیا کے انسانوں نے احمدیوں ہی سے ذکر کے آداب سیکھنے ہیں

دنیا کے امن کی بنیاد ذکر الٰہی کے قیام پر ہے۔ اس کے سوا کوئی راستہ نہیں

سیدنا حضرت امام جماعت الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۹۴ء بمقام بیت النور۔ نن سپیٹ ہالینڈ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

نن سپیٹ ہالینڈ۔ یکم اپریل ۱۹۹۴ء۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کی بقا کا راز یہ ہے کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر کا تسلسل جاری رکھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج دنیا میں انسانوں نے ذکر کے آداب آپ ہی سے دیکھنے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں امن کے قیام کا انحصار ذکر الٰہی کے قیام میں ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہ خطبہ جمعہ نن سپیٹ ہالینڈ کی بیت النور سے دیا جو احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج دنیا بھر میں مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے اجتماعات اور جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ جرمنی میں بوسنین نو احمدیوں کے لئے تربیتی کلاس ہو رہی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کثرت سے بوسنین نئے احمدی ہو رہے ہیں ان بوسنین احمدیوں کی تربیت کے لئے ہر سطح پر انتظامات جاری ہیں۔ یہ کلاس بھی اسی کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کی قیادت ضلع جہلم کا اجتماع ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ فجی کا سالانہ جلسہ اور کسوف و خسوف کے نشان کے سو سال پورے ہونے پر تقریب منعقد ہو رہی ہے۔

گیمبیا کے ارباب اختیار کا اعلیٰ کردار حضرت صاحب نے فرمایا کہ گیمبیا کا ۱۹۔ واں جلسہ آج شروع ہو رہا ہے۔ یہاں کے جلسوں میں وزراء اور معززین بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور جماعت کے پروگراموں میں بعض اوقات سربراہ حکومت بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ توقع ہے کہ اس جلسے میں بھی مختلف معززین شامل ہوں ان شامل ہونے والوں میں سیاست کے علاوہ دیگر طبقوں کے بھی لوگ شامل ہوں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اہل گیمبیا کے لئے مجھے خصوصی پیغام یہ دینا ہے کہ آپ نے ہمیشہ بڑے حوصلے کا ثبوت دیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مختلف طاقتور ممالک کی طرف سے یہ کوششیں کی گئی تھیں کہ آپ لوگ جماعت احمدیہ کی حمایت سے دستکش ہو جائیں۔ آپ نے ہمارے کہنے کے باوجود انسانیت کا سر بلند رکھا اور کہا کہ ہم اپنے محسنوں اور نیک لوگوں سے بد سلوکی نہیں کریں گے۔ اور باہر سے امداد حاصل کر کے ان کو تنگ نہیں کریں گے۔ یہ بات ہمارے اصولوں اور انسانی قدروں کے خلاف ہوگی۔ اور پیسے لے کر احمدیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے علم ہے پاکستان کے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے دور میں براہ راست یہ کوشش کی گئی لیکن گیمبیا کے معززین نے ان کی کوئی بات نہ مانی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس وقت حالات اور تھے آج تو جماعت احمدیہ کو گیمبیا میں قبولیت عام کی سند حاصل ہو چکی ہے۔ پس میں اس پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی کی منازل عطا فرماتا رہے 'اور ہر آنے والا دن برکات کا یہ سلسلہ مسلسل جاری رکھے۔

حضرت صاحب نے دیگر اجتماعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان سب کے لئے میرا واحد پیغام یہی ہے کہ ذکر الٰہی کے جس موضوع پر میں خطبات دے رہا ہوں اور جس کی آج غالباً آخری کڑی ہوگی۔ اس کو غور سے سنیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ سے سچی محبت کا اثر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ سے سچی محبت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایسا انسان اللہ کے بندوں سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ یا چین دنیا میں امن قائم کریں گے یا مغرب والے امن قائم کریں گے۔ ان سب کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ امن کی

باقی صفحہ ۳ پر

مجاہدین تحریک جدید کی تعداد بڑھائی جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا

"دوسرا خاص قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ صرف چندے بڑھانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ چندہ دینے والوں کو بڑھانا اولیت رکھتا ہے۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے کام کی توفیق کے ساتھ خرچ بھی مہیا کرتا چلا جاتا ہے اور جتنے جتنے مخلصین کام کرنے کے لئے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں ان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسی ضرورتیں سامنے آجاتی ہیں۔ جن میں خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ کی روشنی میں میرا یہ کامل ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے کام کی توفیق کو بڑھائے تو خدا تعالیٰ انہیں پورا کرنے کے لئے ضرور بڑھائے گا۔ ہمیں اس بات پر زور دینا چاہئے کہ چندہ دہندگان کی تعداد بڑھتی رہے"۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو اور خصوصی ہدایات

۱۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔

۲۔ جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۰- شہادت ۱۳۷۳ھش ۱۰- اپریل ۱۹۹۴ء

کردار کی اہمیت

ایک دفعہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اپنی ایک تقریر میں کردار کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ایک چیز کہنا ہے اور ایک اور چیز کرنا ہے۔ ویسے تو عام حالات میں کہنے اور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق بات کرنا اور کوئی کام کرنا۔ لیکن انہوں نے یہ مثال اس لئے دی کہ "کہنا" اس کیڑے کو کہتے ہیں جو گھروں میں جال بنتا ہے اور مکھیاں پکڑ لیتا ہے اور "کرنا" ایک ایسا پھول ہے جس سے خوشبو آتی ہے اور وہ فضا کو مہکا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ ہر چیز کی دنیا میں اپنی اپنی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ "کہنا" جو کیڑا ہے اس کی اپنی اہمیت ہے۔ بے شک ہماری نظروں میں اس کی وہ قیمت نہ لگ سکے جو دراصل ہے لیکن جو لوگ کیڑوں مکوڑوں پر تحقیقات کرتے ہیں ان سے پوچھ کر دیکھئے وہ اس کے بہت سے فوائد بتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے مقصد اور بے فائدہ پیدا نہیں کی۔ "کہنا" بھی اپنی جگہ پر ایک مفید کیڑا ہے۔ "کرنا" پھول ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پسند بھی ہے۔ اور ان کو فائدہ بھی دیتا ہے یعنی ہر چیز کا اپنا اپنا معیار ہے اس کی قدر و قیمت کا بھی اپنا اپنا معیار ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ معیار دوسرے معیاروں سے کم ہیں۔ کہنے کا معیار چاہے کچھ ہی ہو۔ کرنے کے معیار سے بہرحال کم ہی ہوگا بلکہ یقیناً ہے۔

اس بات کو اگر ہم اپنی زندگی پر وارد کریں تو پتہ چلتا ہے کہ باتیں کہنے سے بھی اثر تو ہوتا ہے اور انسان کی اچھائی کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن جہاں تک کردار کا تعلق ہے وہ ہر انسان کی اچھائی کو اتنا نمایاں کر دیتا ہے کہ ایک لفظ کے بغیر لوگوں کی توجہ اس طرف کھینچ جاتی ہے۔ لوگ ایک شخص کو چلتا پھرتا دیکھتے ہیں اسے کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ دوسروں کی مدد کرتا ہے لوگ کہتے ہیں کتنا اچھا آدمی ہے۔ اس نے اچھائی کے متعلق کوئی بات نہیں کی لیکن اچھائی تو "کرنا" کے پھول کی طرح ہے جو پھیل جاتی ہے۔ کون ہے جو پھولوں میں سے خوشبو کو خود نکالتا ہے۔ خوشبوئیں تو خود نکلتی ہیں۔ اسی طرح انسان کردار کی خوشبو خود بخود پھیلنا شروع ہو جاتی ہے۔

کسی مذہب کی ہم کرتے نہیں بات
خدا کی سمت لاتے ہیں سبھی کو
ہماری راہ میں کانٹے بچھا کر
مٹاؤ تم نہ اپنی زندگی کو

ابوالاقبال

میں ترے فضل کا جتنا بھی سزاوار ہوا
غیر کی آنکھ میں اُتنا ہی گنہگار ہوا

لوگ رکھ دیتے ہیں پتھر مری راہوں میں مگر
ٹھوکروں ہی سے مرا راستہ ہموار ہوا

میں اگر خاک بسر ہوں تو مبارک دیجے
دُھول ہی سے تو مرا عشق ثمردار ہوا

پیرِ میخانۂ فطرت کی فقط ایک نگہ
اور ہر صاحبِ کشکول بھی زردار ہوا

دیدہ ور کو تو رہا اپنی نظر کا پندار
کم نگاہی سے مری آنکھ کو دیدار ہوا

بولتا میں تو کئی لوگ الجھنے لگتے
خامشی سے مرے مفہوم کا اظہار ہوا

آج کی بات نہیں کل پہ نظر ہے میری
یہ تماشہ تو کئی بار سرِ دار ہوا

بال و پَر سے جسے محروم سمجھتا ہے کوئی
شانِ ایزد ہے وہ پرواز کا شہکار ہوا

میں نے آدابِ فنا سیکھ کے پائی ہے حیات
آنکھ کو بند کیا ہے تو میں بیدار ہوا

آپ کہتے ہیں کہ نالائق و ناداں ہے نسیم
مجھ پہ یہ آپ کا احسانِ گرانبار ہوا

(پرانی) نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۱

حقیقت سمجھے بغیر نہ امن قائم کرنے کی صلاحیت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ دنیا کو امن دیا جا سکتا ہے۔ امن قائم کرنے کی راہ اس کے سوا اور کوئی نہیں کہ انسان خلوص دل سے اپنے خالق کے ساتھ امن میں آجائے۔ اور خالق کے ساتھ امن میں تبھی آیا جا سکتا ہے جب انسان خالق کی ادائیں اختیار کرے۔ اگر ایسا ہو جائے تو خالق اور مخلوق کے درمیان اس سفر کا کوئی آخری مقام نہیں۔ اس سفر میں خالق کی طرف سے احسان اور بے انتہا رحم و کرم اور احسان کا سلوک ملتا ہے۔ اگر خالق کی محبت اور پیار کی نظر سے مخلوق کو دیکھا جائے تو کوئی ذی شعور امن سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ امن کی حقیقت یہ ہے کہ سارے انسان، انسان کے پیارے بن جائیں۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے۔ ایسے بندے جو مخلوق کی بھلائی چاہتے ہوں، ایسے بندے پیدا کرنے کے لئے خدا میں کھویا جانا ضروری ہے۔ اس کام کے لئے کثرت سے ذکر الٰہی کرنا ضروری ہے۔ اس انسان میں دن بدن انقلاب پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور انسان کے وجود میں پاک تبدیلی پیدا ہونے لگتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ذکر الٰہی اندرونی تبدیلی پیدا کئے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ کا ذکر زبان پر ہو اور ذہن میں سیاسی چالیں ہوں۔ یہ ذکر نہیں دھوکا ہے۔ ذکر وہی ہے جو انسان کے خون کے اندر ظاہر ہونے لگے۔ اگر انسان یہ ذکر کرے اور ذکر جاری رکھے تو تمام بنی نوع انسان کے لئے اس کے دل سے محبت کے چشمے پھوٹنے لگیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں کی بھلائی چاہنے میں تکلیف بھی آتی ہیں۔ اللہ جب مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے بندوں کو تکلیف دی جاتی ہیں۔ مخلوق سے تعلق قائم کرنا آسان نہیں۔ خالق سے تعلق قائم کرنا تو آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتا ہے کہ چونکہ تو خدا کا نمائندہ بن چکا ہے۔ اس لئے تیری دشمنی خدا کی دشمنی ہے اس سے الگ ہے ہی نہیں۔ اسی راہ سے اللہ ملے گا۔

حضرت صاحب نے خطبہ کے آغاز میں پڑھی گئی آیات کے ترجمہ کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے خود اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور یافتہ ہو۔ کیا اس کا مقابلہ کسی اور سے کیا جا سکتا ہے؟ تمام بنی نوع انسان کے لئے یہ چیلنج ہے کہ یہی محفوظ مقام ہے اس کے سوا اور کوئی مقام نہیں اس کے مقابل پر ہلاکت اور لعنت ہے یہ وہ بد نصیب پتھر دل ہیں جو سخت ہو چکے ہیں۔

پاک دلوں کی علامت حضرت صاحب نے فرمایا ایک وہ دل ہوتے ہیں جو خدا کا ذکر سننے کے بعد نرم ہونے کی بجائے سخت ہو جاتے ہیں۔ ان کو جب خدا کا ذکر کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ کوئی اور بات کرو کھیل کود کی، نشے کی نمائش کی بات کرو۔ دوسرے وہ دل ہیں جو ایسے بد نصیب ہیں کہ اللہ کے ذکر کی صلاحیت سے ہی عاری ہوتے ہیں۔ یہ ذکر سنتے ہی بدکتے ہیں۔ ذکر اللہ کی طرف ان کی کوئی توجہ ہی نہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں۔ دوسری طرف وہ دل ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں خدا کے ذکر سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور خشیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان کے سارے بدن میں جھری جھری سی دوڑ جاتی ہے۔ اور ان کی جلد بھی اور ان کے دل بھی خدا کے حضور بہنے لگتے ہیں۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ ہاں جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے پھر اس کو ہدایت دینے والا کوئی اور نہیں۔

حضرت صاحب فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ یہ راہ کیسے اختیار کی جائے؟ اس بارے میں یاد رکھنا چاہئے کہ آخری فیصلہ ہدایت دینے یا نہ دینے کا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ ہی سے مانگا جائے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے اقتباسات کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! مجھے یاد کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔ پس تم کفر نہ کیا کرو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ صاف پتہ لگتا ہے کہ ذکر الٰہی سے غفلت کفر ہے۔ اور ایسا شخص ناشکرا ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ناشکری کے پیٹ سے ہی انکار پھوٹتا ہے۔ ناشکرے ہی کافر ہوا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اتنی بے شمار نعمتیں دنیا میں پھیلی پڑی ہیں۔ ان کے حوالے سے اگر تم خدا کا ذکر کرو گے تو وہ تمہارا ذکر کرے گا۔ اور خدا جن کا ذکر کرے وہ ان کی بقا کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ بندہ تو اللہ کا ذکر کرے اور اللہ اسے تباہ ہو جانے دے۔ یہ ہماری بقا کا راز ہے کہ اگر ہم بقا چاہتے ہیں تو ذکر الٰہی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ذکر الٰہی کا صحیح تصور حضرت صاحب نے فرمایا کہ نماز کے بعد ذکر الٰہی کی ہدایت کی گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہے کہ نماز کے بعد ۳۳ اور ۳۴ دفعہ اللہ کے ذکر کے معین الفاظ ادا کرنے سے ذکر الٰہی کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ یہ تو محض ایک طریق ہے اس کو ذکر الٰہی کا متبادل نہیں سمجھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ مجسم ذکر تھے۔ آپ کے ہاتھ میں تو کوئی تسبیح نہ تھی جس میں سو دانے ہوں۔ نہ آپ کے کسی خلیفہ یا صحابیؓ کے ہاتھ میں کوئی تسبیح تھی۔ یہ تو بعد میں آنے والوں نے طریق پکڑا اور معلوم ہوتا ہے کہ ذکر کی عادت ڈالنے کے لئے ایسا کیا گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک عورت کسی پر عاشق ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ ایک فقیر ہاتھ میں تسبیح پکڑے جا رہا ہے اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں اپنے یار کو یاد کرنے کے لئے گن گن کر ذکر کرتا ہوں۔ اس عورت نے بے ساختہ کہا 'یار کا ذکر اور گن گن کر۔ میں تو اپنے یار کا ذکر کبھی گن گن کر نہیں کرتی۔ میں تو دن رات اس کے ذکر میں مشغول رہتی ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ عشق کے ساتھ گنتی کا مضمون نہیں چلتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض لوگ ذکر الٰہی کو نماز سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ آج کے زمانے میں ہرے کرشنا اور چمٹے بجانے والے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کا آخری مقصد تو اللہ کے نام پر دولتیں اکٹھی کرنا ہوتا ہے۔ اللہ کا ذکر بیچ کر دولت اکٹھی کرنا تو اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ساری عمر جو ذکر فرمایا اس کو چھوڑ کر اور کونسا ذکر تلاش کیا جا سکتا ہے۔ جو ذکر ہی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذکر کے سوا ہے وہ جھوٹ ہے اور ذریت شیطانی ہے۔ جب مذاہب بگڑنے لگتے ہیں تو ایسے لوگ جو اللہ سے ہدایت یافتہ نہ ہوں وہ عجیب و غریب قسم کی تحریکات شروع کر دیتے ہیں۔ جس باغ کا مالی رکھوالا نہ ہو وہاں پر کھاد ڈالیں گے تو فضول قسم کی جڑی بوٹیاں ہی اگیں گی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ اگر ذکر کرنا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کا ذکر کرنا ہو گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی ذکر الٰہی میں گم تھے اور اس کی جان نماز میں سمجھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کی آخری رات جب آپ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا اس وقت بھی نماز نہ چھوڑی۔ حضرت نبی کریم ﷺ جنگ ہو یا امن کبھی نماز سے غافل نہ ہوئے۔ کبھی یہ خیال بھی نہ آیا کہ نماز ترک کی جائے۔

حضرت نبی کریم ﷺ مرض الموت میں جب بخار کی شدت سے بار بار بے ہوش ہو جاتے تھے تو جب ہوش آتی فرماتے کہ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ آخر آپ نے فرمایا کہ پانی کا گھڑا لاؤ۔ آپ پر پانی ڈالا گیا تاکہ بخار کی شدت کم ہو سکے اور آپ نماز ادا کر سکیں۔ یہ ذکر ہے رسول اللہ ﷺ کا۔

حضرت صاحب نے فرمایا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت سے باہر کچھ بھی نہیں۔ ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں۔

حضرت صاحب نے آخر میں حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کے ذکر کی نہایت ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج تمام دنیا کے بندوں نے آپ سے ذکر کے آداب سیکھنے ہیں۔ آج تمام دنیا محتاج ہے کہ آپ سے ذکر سیکھے۔ یہ وہ آب حیات ہے جس کے بعد کسی فرد کو مجال نہیں ہے کہ آپ کو ختم کر سکے۔ آپ کے رگ و ریشے میں اگر ذکر الٰہی پیوستہ ہو جائے تو یہی زندگی کی راہ ہے۔

حضرت صاحب نے آخر میں فرمایا کہ جو نومبائعین جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں ان کو ذکر الٰہی سے فوراً وابستہ کر دیں۔ اور کوئی بات نہیں جو ان کی روحانی زندگی کی ضمانت دے سکے۔ یہ جس کے بندے ہیں اس کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ تھما دیں۔

ضروری اعلان

○ وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہوں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ)

ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

عطیہ عارف

طویل رات کا اختتام

جن لوگوں نے آج ہے پہنی لوہے کی زنجیر
وقت انہیں پہنائے گا خلعت توقیر

موسموں کے تغیر و تبدل، خوشی، غمی، حیات و موت نیکی بدی کی طرح جزا سزا کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے بعض دفعہ انسان زندگی کے ہنگاموں میں ایسے موڑ پر آ کھڑا ہوتا ہے جہاں بے گناہی کے عوض جیل و قید کی صعوبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ یہی بے گناہی کی سزا اسے دوسروں سے افضل و برتر بھی بنا دیتی اور عزت و توقیر کا تاج بھی پہنا دیتی ہے۔ اسی جزا سزا کے حاشیے میں اسیران راہ مولا کی تصاویر ماضی کے اس دریچے کو وا کر دیتی ہیں۔ جہاں ان لوگوں نے خدا کی رضا مذہب کی حقانیت عقیدہ پر استقامت اور ایمان پر ثابت قدمی کی سزا جھیلی جو دس سال ۱۲۰ مہینوں ۴۸۰ ہفتوں، ۳۶۵۰ دنوں پر محیط تھی۔ اندھیر کوٹھڑی، جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے بھاری لوہے کا بھاری زیور پہن کر حیات عزیز کے دس قیمتی سال اپنوں، اپنی اولادوں، والدین سے الگ رہ کر گذار دیئے۔ یہ ہمارے مجاہد جن کیلئے جماعت کے ہر فرد کے دل میں خاص مقام عزت تھا ان کی باعزت رہائی کیلئے دعا ہر بزرگ کی نیم شبی دعا کا حصہ تھی۔ یہ اسیران راہ مولا کیوں اتنی تکلیف دہ زندگی گذار رہے تھے۔ سنیں تو رونگٹے کھڑے ہو جائیں تصور کی آنکھ سے دیکھیں تو آنسوؤں کی جھڑی لگ جائے۔ یہ سب اپنے ایمان و یقین کی حفاظت خدا کے بھیجے ہوئے فرستادہ کی بیعت کے جرم میں قید تھے۔ ایک نوجوان جس نے ابھی زندگی کی بہاروں میں قدم رکھا تھا اپنے دین سے محبت کے جرم میں قید کر لیا جاتا ہے بہاریں اس کی منتظر ہیں ماں باپ جنہوں نے خدا کے آگے گڑگڑا گڑگڑا کر دامن پھیلا کر لخت جگر پایا تھا جس کے سہرے کے پھول سجانے کا ارمان اب پورا ہونے والا تھا والدین نے فی امان اللہ کہہ کر خدا کے گھر کی حفاظت کیلئے بھیجا تھا۔ دس سال کا طویل عرصہ آنسوؤں کی برسات میں صبر ایوبی کا دامن تھامے بیٹے کی راہ تکتی رہیں۔ دو معصوم بیٹوں کا باپ بوڑھے والدین کا صالح اور فرمانبردار سہارا باوفا اور خوبصورت بیوی کے شوہر پر ایسا کڑا وقت امتحان آیا کہ وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے اسیر ہو گیا۔ بچے باپ کی راہ تکتے ذہنی تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ننھا منا پیارا سا بچہ پاؤں پاؤں چلنے لگا۔ دادا کی انگلی پکڑے سکول جانے لگا۔ دوسرے ساتھ بچوں کے باپ انہیں لینے آتے وہ باپ کی راہ تکتا۔ بچے اسے کہتے برے لوگ جیل جاتے ہیں مگر اس کا باپ تو برا آدمی نہ تھا۔ یہ کیسے ہو گیا بوڑھے والدین جدائی کے صدمے سے جھک گئے اور صبر سے دعاؤں کا دامن تھام لیا امیدوں کے سہارے جینے لگے۔ ایک بزرگ جو زندگی کی بہار و خزاں دیکھ چکے تھے عبادت و خدمت خلق سے زندگی گذار رہے تھے جو ہر محفل کی جان سمجھے جاتے اخلاق و اخلاص کا پیکر تھے۔ گھر سے بلا کر جیل میں بند کر دیئے گئے۔ بوڑھی باوفا بیوی شوہر کی اس ادا پر دل برداشتہ ہو کر چل بسی۔ جب یہ اپنی جیون ساتھی اور باوفا بیوی کو آخری کندھا دینے آئے تو سپاہی ان کی ہتھکڑیوں کی زنجیریں تھامے ساتھ تھے وہ اپنے بچوں بچیوں کو سینہ سے لگا کر ڈھارس نہ دے سکے اور مختلف بیماریوں سے گھر گئے۔ علاج کی خاطر ہسپتال داخل ہوئے تو ان کی خواہش تھی کہ جیل میں واپس نہ جاؤں اور اس طرح وہ مولا کے پاس چلے گئے کیا بتائیں ان اسیران نے کس کس طرح دن گذارے مگر حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ نوجوان اسیر نے موت کی کوٹھڑی میں رہ کر بھی دنیاوی ترقیات کیلئے امتحانات دیئے اور اعزازی کامیابی حاصل کی اور پوزیشن لی۔ جیل میں بگڑے ہوئے لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی جاہلوں کو علم سے منور کیا۔ اور سزائیں جھیلتے رہے۔ امام جماعت کے دل کی گہرائیوں سے نکلی دعائیں سننے والوں کو خون کے آنسو رلاتی رہیں۔

خیرات کر اب ان کی رہائی میرے مولا
کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے

آخر خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی فریاد سن لی۔ والدین کو خوشیاں دے دیں۔ بچھڑوں کو ملا دیا۔ جدائیاں ختم ہو گئیں۔ فرش سے اٹھتی ہوئی دعاؤں کا سیلاب عرش تک جا پہنچا۔ خدا تعالیٰ نے انہونی کو ہونی کر دیا۔ سب کے صبر کا میٹھا پھل عطا کیا۔ بچوں کو باپ کا شفقت بھرا سایہ مل گیا۔ والدین کو بڑھاپے کا سہارا مل گیا۔ آنکھوں کے دیئے روشن ہو گئے جماعت کا ہر فرد خوشی کے آنسوؤں سے رو دیا۔ خدا کے حضور

بقیہ ص ۵ پر

مبشر احمد محمود

ایک چھوٹی سی خبر

پاکستان ٹیلی ویژن سے ہر اتوار کی شام "گیسٹ آور" کے عنوان سے ایک پروگرام ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ ملک کی (کسی نہ کسی حوالہ سے) مشہور اور نمایاں شخصیات سے مکالمہ پر مبنی اس پروگرام میں گزشتہ ہفتہ مشہور کمپیئر اور مزاح نگار انور مقصود کے ساتھ گفتگو پیش کی گئی۔ ایک سوال کے ضمن میں جب ان چند نمایاں ترین شخصیات کا ذکر ہوا جو بین الاقوامی طور پر پاکستان کی پہچان اور وجہ افتخار ہیں۔ تو انور مقصود نے ڈاکٹر عبدالسلام، فیض، علامہ اقبال، عمران خان، جاوید میاں داد، جہانگیر خان، نور جہاں اور مولانا مودودی کے نام لئے۔ کسی بھی دوسرے ملک میں جب اس گفتگو کی رپورٹ اخبارات میں چھپتی تو یقینی طور پر ان تمام ناموں میں سر فہرست اور نمایاں ترین نام فزکس میں نوبل انعام یافتہ عظیم سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ہوتا۔

لیکن جس قدر چاہے حیران ہوں اور جس قدر چاہے دکھ کا اظہار کریں امر واقعہ یہ ہے کہ اگلے دن کے بعض اہم ترین اخبارات میں اس خبر کی سرخی کے طور پر دوسرے تمام نام موجود تھے مگر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا کہیں کوئی ذکر نہیں تھا۔

بظاہر بات معمولی سی ہے اخباری خبر ہے اور اخباری خبر میں ایک بہت بڑی سہولت یہ ہوتی ہے کہ آج کچھ کہو، اس کی شہ سرخی لگواؤ اور اگلے دن بڑے آرام سے تردید کر دو۔ بات ختم۔ تردید کی زحمت بھی گوارا نہ ہو تو "سہو کتابت" پروف ریڈر کی غفلت یا کسی "رپورٹر کی لاپروائی" جیسے بے شمار عذر لنگ موجود ہوتے ہیں۔ جو تعصب، دشمنی یا انتہاء درجہ کی کوتاہ اندیشی پر مبنی خبروں کو بھی واپس نکلنے کے لئے استعمال کر لئے جاتے ہیں۔ یہ بھی اندرونی صفحات پر چھپنے والی ایک معمولی سی خبر ہے مگر اس کی تصحیح یا ترمیم تو دور کی بات شاید اس کا نوٹس لینا بھی غیر ضروری سمجھا جائے گا۔ غیر اہم ناقابل توجہ جس میں کسی طرح کی کوئی "خبریت" نہیں ہے اور جو اخبار کی طے شدہ پالیسی کے عین مطابق شائع کی گئی یا کروائی گئی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑی خبر ہے کیونکہ اس میں کسی بڑی خبر کے تمام لوازمات موجود ہیں۔

۱۔ اس میں کسی شہ سرخی سے زیادہ معلومات اور انکشافات موجود ہیں۔ اور وہ اعترافات بھی ہیں جو ہم شعوری طور پر کرنے کا تصور بھی نہیں کرتے۔ ۲۔ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے اور اس لحاظ سے بہت وقیع بھی ہے کہ اس کا اثر براہ راست اور سب سے زیادہ ان ذہنوں پر ہو گا جو اس ملک کا سب سے زیادہ تعلیم یافتہ حساس صائب الرائے اور باضمیر طبقہ ہے۔ ۳۔ یہ ہماری اقدار، ہماری ترجیحات اور ہماری فکری شکست و ریخت پر غیر ارادی طور پر سرزد ہو جانے والا مگر انتہائی مؤثر اور جامع تبصرہ ہے۔ ۴۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اساس پر زندہ رہنے والے اس عہد میں ہمارے سفر کی سمت کیا ہے اور ہماری قوم کن لوگوں کو ہیرو بنا کر پیش کرنے اور بہ حیثیت قوم زندہ رہنے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ ان معلومات کا ابلاغ بھی اس معمولی سی خبر سے ہو جاتا ہے۔ ۵۔ مذہبی تعصب اور تنگ نظری کن حدوں کو چھو رہی ہے؟ اور کسی بھی قوم کو قعر مذلت میں گرا دینے والی مذہبی انتہاپسندی کا خوف اعصاب پر کس طرح سوار ہے؟ ان سوالوں کا جواب بھی یہ خبر مہیا کر رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ان باتوں پر غور کیجئے اور ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رکھیئے کہ ہمارا یہ ناروا رویہ اس بطل جلیل کے ساتھ ہے جو آج کی دنیا کے عظیم ترین سائنس دانوں میں شمار ہوتا ہے۔ جو اس ملک بلکہ اس خطہ کا سائنس میں واحد نوبل پرائز یافتہ ہے۔ جو اس ملک پر دل و جان سے فدا اور اس کا مخلص ترین خادم ہے۔ جو ترقی یافتہ دنیا کی ہر آسائش اور ہر قدر دانی کو چھوڑ کر اپنے وطن کی خدمت کے لئے ہر در پر جانے کو تیار ہے۔ جو تیسری دنیا کی بہبود کے تصورات میں زندہ رہتا ہے۔ جو عالم اسلام کی ترقی اور سربلندی کے خوابوں میں بستا ہے۔ جس کا سب سے بڑا فخر پاکستانی ہونا ہے۔ جو مغرب کے دل میں رہتے ہوئے بھی پاکستانی لباس پہنتا اور پاکستان زبان میں خواب دیکھتا ہے۔

ان باتوں پر غور کیجئے بہت سے بڑے بڑے سوالوں کے جواب آپ کو اس چھوٹی سی خبر کے دامن میں چھپے ہوئے مل جائیں گے۔

وجہ بے رنگیٔ گلزار کہوں یا نہ کہوں
کون ہے کتنا گنہگار کہوں یا نہ کہوں

سید ظہور احمد شاہ

ماحولیاتی آلودگی کا شعور

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ماحولیات سے متعلق کوئی بات کرنی صرف مغرب زدہ لوگوں کا ایک شغل ہے اور ان کا خیال ہے کہ ایسے لوگ اس موضوع پر صرف اس لئے بات کرتے ہیں کہ ایسا کرنا اب ایک فیشن بن گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ ماحولیات جیسے گھمبیر مسئلے کے جو اثرات ہماری زندگیوں پر ہو سکتے ہیں ان سے قطعی طور پر نابلد ہیں۔

ہماری زمین' ہمارے سمندر' ہمارے اردگرد فضا میں موجود ہوا اور پانی ہمارے ماحولیات کو بنانے والے عناصر ہیں۔ ہم کو اسی زمین پر رہنا ہے۔ اپنی زندگیوں کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں اسی پانی اور ہوا کی ضرورت ہے۔ اور ان عناصر کا ہماری زندگیوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اور اگر ہم اس تعلق کو سمجھنے سے انکار کریں تو یقیناً یہ ہماری بے وقوفی ہوگی۔ یہ تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک جنین کا اپنی ماں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس تعلق کے نتائج کا اثر ہم پر ہر رنگ میں ہوتا ہے۔ ہمارے ماحول کو ہماری ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے ماحول کی پاکیزگی اور بہتری کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری زندگیوں کی بقاء کا اس پر انحصار ہے دراصل ماحولیات کی بہتری میں ہی ہماری اپنی بہتری کا راز مضمر ہے۔

اگر ہمیں زندہ رہنے میں دلچسپی ہے تو ہمیں ماحولیات میں دلچسپی لینا پڑے گی۔ ہمیں یہ سمجھنا پڑے گا کہ ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہم قدرت کے قائم کردہ نظام کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اگر یہ نظام ایک دفعہ الٹ پلٹ ہو گیا تو خدا ہی جانتا ہے کہ اس کا پھر انجام کیا ہوگا۔ ہم اپنی زمین' اپنی ہوا' اپنی فضا' اپنے پانی کے ذرائع اور ذخیروں کو گندہ کر کے پرسکون زندگی گزارنے کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ اور پہلے ہی اس سلسلے میں جتنا نقصان ہو چکا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ مزید کسی غفلت یا لاپرواہی کی قطعاً گنجائش باقی نہیں رہ گئی۔

ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کی اس مسئلے سے بے توجگی کا تو شاید کچھ جواز ہو کہ ان ملکوں میں ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والے ذرائع عموماً شہروں سے دور واقع ہوتے ہیں۔ لیکن پاکستان جیسے غیر ترقی یافتہ ممالک میں تو یہ ساری آلودگی آپ کی آنکھوں کے سامنے واقع ہو رہی ہوتی ہے۔ ہمارے شہروں اور قصبوں میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے نظر آتے ہیں اور ان کو کئی کئی روز تک اٹھایا نہیں جاتا اس گندگی سے تعفن کے بگولے ہر وقت فضا کو مسموم کرتے رہتے ہیں اور یہ ہر قسم کی بیماریوں کے جراثیم کے پلنے کے لئے بہترین جگہ ہوتی ہے۔ شہروں کے اندر بے شمار چھوٹے چھوٹے کارخانے واقع ہوتے ہیں جن سے اکثر زہریلی گیسیں نکلتی رہتی ہیں اور ان کے بقیہ فضلے کہیں نزدیک ہی پڑے فضاء کو زہرناک کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی طرح کی دوسری ماحولیاتی آلودگیاں عام دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کس طرح ان سے غافل رہ سکتے ہیں۔ یا یہ نہیں سمجھ پاتے کہ ماحولیاتی آلودگی کیا ہے یا اس کے خلاف کوئی رد عمل دکھانا چاہئے یا نہیں۔ گندے پانی کے جوہڑ جگہ جگہ بنے ہوتے ہیں اور ان میں ہر قسم کے مچھر مکھی پلتے ہیں جو کہ ملیریا وغیرہ بیماریاں پیدا کر کے ہماری زندگی کو اجیرن بناتے ہیں۔

ہوا کے بغیر کون زندہ رہ سکتا ہے۔ اور اگر ہوا میں آلودگی ہوگی تو آپ پھیپھڑوں کو بیماریوں سے آلودہ ہونے سے کیسے بچا سکیں گے۔ دمہ جیسی تکلیف دہ اور مہلک بیماریوں کی بیشتر وجہ ہی ہوا کی آلودگی ہوتی ہے۔ اور آج کسی بھی بڑے شہر میں آپ خود یہ آلودگی دیکھ یا محسوس کر سکتے ہیں۔ اور کون نہیں جانتا کہ اس آلودگی کو پیدا کرنے میں دھواں چھوڑتی گاڑیوں کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ اور اسی طرح بے شمار فیکٹریوں سے بھی ایسے زہریلے باریک ذرات نکلتے ہیں جو ہوا کو خطرناک حد تک آلودہ کرتے ہیں۔

افسوس ناک امر یہ ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے کو ابھی اچھی طرح سمجھا ہی نہیں گیا ہمارے لئے یہ ایک نئی چیز ہے اور اس کا شعور ابھی پیدا نہیں ہو سکا۔ اصل میں اس مسئلے کو صحیح معنوں میں پروجیکشن ہی نہیں دی گئی ماحولیاتی آلودگی ہماری دنیا کے لئے ایک زہر ہے جو آہستہ آہستہ نہ صرف اس دنیا کے حسن کو ختم کر رہی ہے بلکہ تمام زندگی ہی کے اس سے ختم ہو جانے کا خدشہ لاحق ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہم سب کسی نہ کسی رنگ میں اسی آلودگی کو بڑھانے کا سبب بن رہے ہیں۔ اور سمجھ ہی نہیں رہے کہ یہ خطرہ کتنا بڑا ثابت ہو سکتا ہے۔

اسی ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے اوزون کی تہہ جو کہ کرہ ارض کے گرد حفاظتی پٹی کا کام دیتی ہے کہا جاتا ہے کہ اس میں جگہ جگہ شگاف پڑ گئے ہیں اور دن بدن یہ شگاف بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں اور ماورائے بنفشی شعاعیں جن کو اوزون کی یہ تہہ ہم تک پہنچنے سے روکتی تھی' اب ہم تک پہنچنی شروع ہو گئی ہیں جس کے نتیجہ میں مختلف ملکوں میں انسانوں کی جلد پر برے اثرات پڑ رہے ہیں اور مختلف جلدی بیماریاں زیادہ رونما ہونے لگی ہیں اس کے علاوہ جلدی کینسر کا خطرہ بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ نیز جلد پر اریٹیشن (Irritation) اور الرجی کی بہت سی اقسام معرض وجود میں آ گئی ہیں۔ خطرہ ہے کہ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت بڑھ جائے گا اور اگر درجہ حرارت بڑھنے کا سلسلہ جاری رہا تو اس کی وجہ سے دنیا کا موسم یکسر بدل سکتا ہے۔ پہاڑوں پر جمی ہوئی برف اور گلیشیئر وغیرہ پگھل جانے کا خدشہ ہے جس سے سمندروں کی سطح بلند ہو سکتی ہے۔ اس سے ساحلی علاقے زیر آب آ جانے اور تباہی پھیل جانے کا خدشہ ہے۔ دنیا کے سرد ترین علاقوں مثلاً سائبیریا' کینیڈا کے برفانی علاقوں اور قطب شمالی وغیرہ کو چھوڑ کر پوری دنیا گرمی کی لپیٹ میں آ جائے گی اور گرمی کا موسم طویل ہو جائے گا اور ان سب تباہیوں سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم سب اپنے ماحول کو صاف کرنے اور پھر پاک رکھنے کی جدوجہد میں شامل ہو جائیں اور جہاں تک ہو سکے اپنی انفرادی کوشش کو اس ملکی اور اس کے بعد بین الاقوامی کوششوں میں شامل کر دیں تاکہ یہ کرہ زمین نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کے لئے پرسکون زندگی کا ضامن بن سکے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ ہم اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے اجتماعی جدوجہد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۴

شکرانے کے نوافل ادا ہوئے۔ خوشیوں کے دیپ جلے۔ مبارک بادوں کے موتی بکھر گئے۔ جب ان سب اسیران کو باعزت رہائی ملی۔ ہر فرد جماعت یہ نظارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ تصور کی آنکھ سے دیکھا۔ فتح و نصرت کے جذبہ سے لبریز محبتوں اور خلوص کی روشنی سے چمکتے چہرے استقامت کے پہاڑ جب جیل سے باہر کی دنیا میں آئے۔ ہواؤں نے ترانے گائے بہاروں نے پھول برسائے۔ کیسا خوشی کا لمحہ ہے جو بیان نہیں ہو سکتا۔ اس مبارک گھڑی کو قلم بند نہیں کیا جا سکتا۔ بس دعاؤں سے لبریز زبانیں اللہ کی حمد کر رہی ہیں اور مبارک بادوں کا سلسلہ جاری ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کی رہائی سب کے لئے باعث برکت رحمت و مبارک کرے۔ آمین

رات جتنی طویل ہوتی ہے
صبحِ نَو کی دلیل ہوتی ہے

☆☆☆☆

ماسٹر عبدالقدیر۔

جنت بی بی عرف جیو

○ میری والدہ محترمہ جنت بی بی عرف جیو نمازوں کی پابند' باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی' تہجد گزار' دعاگو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی تھیں۔ اپنے خاوند کے عسر و یسر میں ہمیشہ شریک رہیں۔ چندہ جات و صدقات باقاعدگی سے دیتیں۔ خاکسار کے والد محترم عبدالکریم صاحب ۷-۱۱-۴۷ کو لاہور میں فوت ہوئے اور وہیں تدفین ہوئی جبکہ خاکسار ان دنوں قادیان میں تھا۔ بعدہ محترمہ والدہ صاحبہ کوشش کر کے والد صاحب کی نعش ربوہ لائیں اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

محترمہ والدہ صاحبہ کا آبائی وطن سیکھواں (موضع نزد قادیان) کپورتھلہ ریاست سے تھا۔ شادی کے بعد قادیان رہائش اختیار کی۔ آپ نے حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی خدمت کی توفیق کی سعادت بھی پائی۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ سے والہانہ محبت تھی۔

یکم ستمبر ۹۳ء کو ربوہ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ کے درجات بلند فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ راشدہ ملک صاحب زوجہ ملک بشیر احمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۲۵ ساکن ناظم آباد کراچی نے ۶۲ء میں وصیت کی اس کے بعد دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔ اپریل ۸۱ء کو معلوم ہوا کہ موصیہ کینیڈا چلی گئی ہیں لیکن وہاں بھی رابطہ نہیں لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے ایڈریس کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

ڈاکٹر ایس اے اختر

کہیں دیر نہ ہو جائے

تمباکو نوشی پوری دنیا میں اب ایک وبا کی صورت میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے مضر اثرات سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن اس کے پینے والے چونکہ اس کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ باوجود اس کو چھوڑنے کی خواہش کے نہیں چھوڑ سکتے۔ تمباکو بھی افیون۔ کوکین۔ ہیروئین کی طرح ایسا زہر ہے کہ جب وہ اسے پہلے مرتبہ استعمال کرتے ہیں۔ تو استعمال کرنے والوں کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ دوسری مرتبہ استعمال کرنے سے ایسا برا محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن بار بار استعمال کرنے سے یہ پینے والوں کو خوشگوار محسوس ہوتا ہے۔ اور جب دیر تک آدمی اسے استعمال کرتا رہتا ہے تو چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تمباکو دماغ اور نسوں کو بالکل ست کر دیتا ہے۔ جب کوئی شخص تھکا یا پریشان ہوتا ہے۔ اور تمباکو پیتا ہے تو فوراً ہی آرام محسوس کرتا ہے۔ اس کا سبب دراصل یہ ہے کہ اس کا اعصابی نظام سُن پڑ جاتا ہے اور وہ درد یا پریشانی محسوس نہیں کرتا۔ اگر تمباکو پینے میں اس کے زہر کا کچھ حصہ جل نہ جاتا تو پینے والے جلد مرجاتے۔ لیکن پھر بھی اس زہر کا زیادہ حصہ پینے والے کے خون میں حل ہو جاتا ہے ہر سو اونس تمباکو کے سوکھے پتوں میں ۱۲ اونس نکوٹین ہوتی ہے۔ جو کہ زہر قاتل ہے۔ بلی یا کتے کی زبان پر اس زہر کے دو قطرے ڈال دیئے جائیں تو وہ فوراً مر جائیں گے۔ چین میں عام دستور ہے کہ خودکشی کرنے والے لوگ حقہ کا پانی پی لیتے ہیں۔ اس پانی میں نکوٹین ملی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی اتنی عقل دی ہے کہ وہ تمباکو کے پودے کو نہیں کھاتے صرف انسان ہی ایک ایسا حیوان ہے کہ وہ تمباکو کے پودے کو مختلف شکلوں میں استعمال کرتا ہے۔

تمباکو پینے والے کے ناک اور حلق میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ہروقت کھانسی رہتی ہے۔ اس کی ناک کی جھلی کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے سونگھنے کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ اس کی زبان میں ذائقے کی حسیں رکھنے والے مقامات TASTE BUBS جھلس جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کو کھانے کا صحیح ذائقہ نہیں محسوس ہوتا۔ اور وہ زیادہ مرچ مصالحے والی غذائیں پسند کرنے لگ جاتا ہے۔ جو بذات خود نقصان دہ ہیں۔ تمباکو نوشی کا سب سے زیادہ اثر دل پر ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دل بعض وقت بہت تیزی سے حرکت کرتے ہیں۔ اور پھر ایک دو حرکت چھوڑ کر بالکل آہستہ ہو جاتے ہیں دل کی نالیاں نکوٹین کے زہر سے سکڑ جاتی ہیں۔ اور دل کا دورہ قریب سے قریب تر ہو جاتا ہے۔ تمباکو کا زہر جسم کے تمام اعضاء کو بڑھنے سے بھی روک دیتا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ جو بچپن سے تمباکو نوشی کے عادی ہوں۔ ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما رک جاتی ہے۔ جسم کا بڑھنا غذا پر منحصر ہے۔ لیکن غذا جسم کے بڑھنے میں اس وقت تک کام نہیں آسکتی جب تک وہ مکمل طور پر ہضم نہ ہو۔ تمباکو نوشی غذا کی نالی کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم کو بڑھنے کیلئے پوری غذا نہیں ملتی۔

بیس برس کی عمر میں تمباکو نوشی پر لطف ہوتی ہے۔ تیس برس کی عمر میں اس کی ہر دلعزیزی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ انسان اس کا مکمل طور پر غلام بن جاتا ہے۔ چالیس برس کی عمر میں آدمی اس کا اس طرح عادی ہو جاتا ہے کہ اسے اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔ اور بری عادت پختہ ہو جاتی ہے۔ پچاس برس کی عمر میں اسے تمباکو نوشی سے دل کی بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پچپن برس میں کینسر اور پھیپھڑوں کی دیگر بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ ساٹھ برس کی عمر میں مرنے والوں میں سگریٹ پینے والوں کا نمبر ہر سال اول رہتا ہے۔ لوگ سگریٹ پینے سے باز نہیں آتے۔ اور جب وہ پھیپھڑوں کی بیماری میں مثلاً تپ دق' سانس کی بیماریاں۔ کینسر۔ مستقل کھانسی۔ دل کی بیماری۔ اور دیگر مختلف آفتوں میں گھر جاتے ہیں۔ تو اس وقت اگر وہ چھوڑنا بھی چاہیں تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

مبارکہ منیب

میل جول کے آداب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

اگر تم اچھے بنو' اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرو تو یہ تمہاری اپنی بھلائی کی بات ہوگی اور اگر تم برا کرو اور آپس کے تعلقات کو بگاڑ لو تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی پہنچے گا۔

(بنی اسرائیل)

اس آیت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ تعلقات عامہ اور تمام لوگوں کے ساتھ اچھے اور بہترین تعلقات سے ہی ایک عظیم' پاک اور صاف ستھرا معاشرہ قائم کرنا ممکن ہے۔ اگر ہم آپس میں بہتر اور ادب والے تعلقات کو فروغ نہیں دیں گے تو معاشرے کی خرابی ہمیں مستقبل کی تاریکیوں میں لے جائے گی۔

حدیث ہے کہ (-----) اللہ تعالیٰ خود خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ پس انسان بھی خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ آداب ملاقات میں ہمیں ہر طرح سے احتیاط اور علم کی ضرورت ہے تاکہ معاشرہ صحیح رنگ میں پروان چڑھ سکے۔ کیونکہ ایک دوسرے سے ملنا ایک بہت ہی اہم معاشرتی خلق و خوبی ہے۔ اس سے محبت اور چاہت اور یگانگت ترقی کی راہوں پر تمدن کی منازل طے کرتی ہوئیں آگے سے آگے بڑھتی ہیں۔ اور اس جذبہ تسکین و آشتی کیلئے مختلف انداز اور طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک اہم مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ سورہ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک اجازت نہ لے لو۔ اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے"

اس آیت کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ملاقات کیلئے پہلے سے رضامندی اور اجازت لے لی جائے۔ یعنی اپنے آنے کی اطلاع پہلے سے دے بلکہ وقت مقرر کرائے اور میزبان کی مجبوریوں کو ملحوظ رکھے۔

۲۔ ملاقات کے وقت لباس بے شک سادہ ہو مگر صاف ستھرا ہو اور خوبصورتی کے لحاظ سے اچھا ہو۔

۳۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ہاں ملاقات کیلئے جائے تو پہلے سلام کہے اور اندر آنے کی اجازت چاہے۔ زیادہ سے زیادہ تین بار سلام کہنے یا دروازہ کھٹکھٹانے یا گھنٹی بجانے کے باوجود اگر اندر سے کوئی جواب نہ ملے تو واپس لوٹ جائے کیونکہ ہو سکتا ہے۔ الف:۔ وہ شخص اندر موجود نہ ہو۔ ب:۔ ممکن ہے کہ وہ شخص اندر موجود تو ہو لیکن کسی ضروری کام میں مصروف ہو اور اس وقت نہ مل سکتا ہو۔

۴۔ ملاقات کیلئے آنے والا دروازے کے بالکل سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ دروازہ کے دائیں یا بائیں طرف کھڑا ہو تاکہ دروازہ کھلنے پر بے پردگی کا خدشہ نہ ہو۔

۵۔ صاحب خانہ کے نام پوچھنے پر وضاحت سے اپنا نام بتائے کوئی مبہم لفظ نہ کہے جس طرح عام پر کہہ دیا جاتا ہے کہ "میں ہوں" ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص ملنے کیلئے آیا۔ آپ نے اندر سے پوچھا کون ہے تو اس نے جواباً کہا کہ "میں ہوں" آپ نے فرمایا کہ "میں میں کیا ہوا؟ نام بتاؤ"

۶۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ لوگ ملاقات کرنے کیلئے کپڑے تو صاف ستھرے پہن لیتے ہیں اور کپڑوں پر خوشبو بھی چھڑک لیتے ہیں۔ لیکن جب قریب ہو کر بات کرنا چاہیں تو ان کے منہ سے بدبو آرہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے میزبان یا بات سننے والا بیزاری کا اظہار کرتا ہے اور محبت پیدا ہونے کی بجائے ایک نفرت یا دوری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے چہرے کے ساتھ ساتھ منہ کی اندرونی صفائی بھی ضروری ہے۔ برش یا مسواک کے استعمال سے دانت صاف رکھے جائیں اور منہ بھی۔

۷۔ صاحب خانہ یعنی میزبان کے مزاج کے مطابق اس سے گفتگو کی جائے۔ تاکہ میزبان آپ کی باتیں سن کر اکتا نہ جائے۔

۸۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے۔

۹۔ آنے والے مہمان کی میزبانی بھی حسب استطاعت اعلیٰ طریق پر کی جانی چاہئے۔

۱۰۔ اپنی ملاقاتوں میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ پر لطف انداز گفتگو اور پاکیزہ مذاق کو رواج دینا چاہئے اور کم تر اخلاق اور لغویات کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔

۱۱۔ آپس میں بات کرتے ہوئے کوئی مبہم بات منہ سے نہ نکالی جائے۔ بلکہ ایک دوسرے کو سمجھا کر بات کرنی چاہئے۔ تاکہ ایک دوسرے کو سمجھنے میں دقت پیدا نہ ہو۔

۱۲۔ میل ملاقات میں حفظ مراتب کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ ہمارے بڑوں کا فرض ہے کہ چھوٹوں اور کمزوروں سے شفقت کا سلوک کریں اور ہمارے چھوٹوں کا فرض ہے کہ وہ بڑوں کا ادب کریں اور دلی احترام کے ساتھ پیش

بقیہ صے پر مسلسل

اطلاعات و اعلانات

آئیں۔ اور جو ایسا نہیں کرتے ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ایک مقولہ بھی ہے کہ "گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی" اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان آداب کو مد نظر رکھ کر ایک دوسرے سے اعلیٰ تعلقات استوار کرنے اور رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

○ الفضل مورخہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۹۴ء میں ایک اعلان نکاح میں دولہا کے والد کا نام غلط شائع ہو گیا درست نام کے طور پر اسے یوں پڑھا جائے۔

محترمہ فرحت اقبال صاحبہ بنت مکرم اقبال احمد صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم سلمان خالد صاحب ابن مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب قرار پایا۔

تقریب رخصتانہ

○ مکرم احمد ہارون رانا صاحب آف سکاربرو کینیڈا ابن مکرم محمد یوسف صاحب رانا کی شادی ہمراہ عزیزہ محترمہ ناصرہ نوری صاحب رانا بنت مکرم لیئق احمد رانا صاحب دارالعلوم غربی (ب) ربوہ مورخہ ۹۴۔۳۔۲۴ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں بعوض بیس ہزار روپے مہر پر پڑھا تھا۔ مکرم احمد ہارون صاحب مکرم محمد یامین صاحب (وفات یافتہ) موجد احمدیہ جنتری کے پوتا ہیں۔

مورخہ ۹۴۔۳۔۳۱ کو شیرٹن ہوٹل کراچی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم عبد الرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے بھی شرکت فرمائی اور اختتام پر دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

کامیابی

○ مکرم میجر فاروق احمد صاحب خانیوال کی دو بچیوں عزیزہ سبینہ فاروق متعلمہ جماعت ہشتم اور عزیزہ بشریٰ فاروق متعلمہ جماعت ششم خانیوال پبلک سکول خانیوال نے سالانہ امتحان میں اعلیٰ پوزیشن کے ساتھ انعامات حاصل کئے ہیں۔ اسی طرح ان کے بیٹے فضل اللہ منصور نے جماعت ہفتم میں اپنے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔

بقیہ صفحا

وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوادیں۔ درخواست پر والد یا سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں۔

۳۔ درخواست میں نام' ولدیت' تاریخ پیدائش' تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔

۴۔ ایسے نوجوان جن کے والدین نے ان کو قبل ازیں وقف اولاد کے تحت وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس سال انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

۵۔ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

۶۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔

۷۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

۸۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۹۔ میٹرک کے امتحان کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ اور میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرماوے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی (اردو سیکشن) کی کلاس ششم میں داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے داخلہ فارم اور پراسپکٹس حاصل کر لیں۔

داخلہ ٹسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ۱۰۔ اپریل بروز اتوار ہو گا۔

(پرنسپل)
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔

خبریں

ربوہ : 9- اپریل-1994ء
سردی قدرے کم ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج حکومت کا حصہ ہے۔ فوج کا کردار آئین میں درج ہے۔ اور اسے حکومت کے احکامات ماننے پڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اگر فوج سے متفق ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکومت سے بھی متفق ہے اس لئے اسے محاذ آرائی کی سیاست ترک کر دینی چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ چونکہ کسانوں کو گندم کی مناسب قیمت نہیں مل رہی تھی اس لئے وہ گندم کی کاشت چھوڑ رہے تھے۔ اس لئے حکومت نے گندم کی قیمت بڑھائی ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام، مسئلہ کشمیر، خارجہ امور اور اقتصادی میدان میں وزیراعظم نے قوم کی تباہی کو اپنے ایمان کا حصہ بنا لیا ہے۔ ایٹمی پروگرام اور مسئلہ کشمیر سمیت اقتصادی میدان میں ان کے اقدامات سے اب تو پیپلز پارٹی کے لوگوں کو بھی ان کی حب الوطنی پر شبہ ہونے لگا ہے۔

○ حکومت پاکستان کے قائم کردہ پرائیویٹائزیشن کمیشن نے کوہ نور آئل ملز سمیت ۳۱ صنعتی یونٹ دو ماہ میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ واپڈا کو نجی شعبہ میں دینے کے لئے قانون بنایا جائے گا اور پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن کی نج کاری کا فیصلہ بھی کر لیا گیا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ہماری بیوروکریسی بے حس ہے عوام کو حکومتی پالیسیوں کا پھل نہیں ملتا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری دور میں حتمی فیصلے کا اختیار عوامی نمائندوں کو حاصل ہے بیوروکریسی ان کے ماتحت ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام محفوظ ہاتھوں میں ہے اور اسے یک طرفہ طور پر رول بیک نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا ایٹمی پروگرام پر ہمارا موقف بالکل واضح ہے۔ اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ کشمیر اور ایٹمی مسئلے ایسے قومی اہمیت کے امور پر اتفاق رائے پیدا کرے۔

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر وب ٹالبوٹ نے نئی دہلی میں پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کر کے اس کی تصدیق کرائے۔ صرف اسی صورت میں اسے ایف-۱۶- طیارے مل سکیں گے۔ امریکہ جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دینے کی کوشش جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر شملہ معاہدہ کے تحت حل کریں۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے اپنے الگ الگ حملوں میں کم از کم ۲۰ بھارتی ہلاک اور پندرہ سے زیادہ زخمی کر دئے ہیں۔ اسلحہ کا ایک بھارتی ڈپو تباہ کر دیا گیا ہے اور دو بٹالین ہیڈکوارٹرز کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں امن صرف مسئلہ کشمیر کے حل سے ہو سکتا ہے۔ کشمیر کمیٹی کے وفد نے برسلز میں یورپی پارلیمنٹ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے ارکان سے ملاقاتیں کر کے مسئلہ کشمیر پر ان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا کہ ایٹمی قوت ہمارے دفاع اور کشمیریوں کی آزادی کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان میں فوج با اختیار ادارہ ہے۔ فوج کشمیر میں جہاد جاری رکھنے کی یقین دہانی کرائے اور فوج کو پاکستان ایٹمی پروگرام اور مسئلہ کشمیر پر کوئی سودے بازی نہیں کرنی چاہئے۔

○ ڈیرہ اسماعیل خان میں سپاہ صحابہ کے جلسہ گاہ کے قریب بم کا شدید دھماکہ ہوا جس سے سارا شہر لرز اٹھا۔ دھماکے سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد سپاہ صحابہ کے رہنماؤں مولانا اعظم طارق اور ضیاء الرحمان فاروقی کو قتل کرنا تھا۔

○ نامور "سٹنٹ مین" کامران دریا لیہ ریکارڈ قائم کرنے کی کوشش میں موقع پر ہی جان بحق ہو گئے۔ موٹر سائیکل ۲۲ کاریں عبور کرتی ہوئی ۲۳ ویں کار پر جا گری اور کامران دریا لیہ قلابازی کھا کر شدید زخمی ہو گئے اور ہسپتال جاتے جاتے ہی جاں بحق ہو گئے۔

○ مختلف اضلاع کے بشپ صاحبان اور متعدد مسیحی تنظیموں کے نمائندوں نے کہا ہے کہ حکومت اگر مسیحیوں کا تحفظ نہیں کر سکتی تو ان کو اپنی سیکورٹی فورس بنانے دی جائے۔ دفعہ ۲۹۵- سی اقلیتوں کے سر پر لٹکتی تلوار ہے اس کے تحت مقدمات میں ملوث افراد رہا کئے جائیں۔ انہوں نے قوم سے پوچھا کہ عیسائی اقلیت نے نہ ایم- کیو- ایم- بنائی نہ جئے سندھ کا نعرہ لگایا عیسائیوں کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیوں کیا جاتا ہے۔

○ ایبٹ آباد میں بارش اور برفباری سے دس افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی بشیر مسیح دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

○ جاپانی وزیراعظم نے ان پر لگائے جانے والے الزامات کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور کابینہ نے ان کا استعفیٰ منظور بھی کر لیا ہے۔

الحمد جیولرز
طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دکان
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون: ۲۱۱۱۵۹

ضرورت ملازمین : خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ فیکٹری کی دن رات بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مندرجہ ذیل تجربہ کار اور دیانتدار ملازمین کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت اور معیاری دی جائے گی۔

- سیلزمین 3 سیل کا کم از کم 3 سالہ تجربہ
- سیل سپروائزر 1 تجربہ کم از کم 4 سال
- کیشیئر/ اکاؤنٹنٹ 1 اکاؤنٹنٹ کا کم از کم 3 سال کا تجربہ
- ڈرائیور 2 LTV لائسنس تجربہ کم از کم 5 سال

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب ضلع کی تصدیق بمعہ مکمل کوائف کیساتھ 20/4/94 تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں اور انٹرویو کیلئے 22/4/94 کو صبح 8 بجے تشریف لائیں۔

وارث کیمیکل کمپنی (بھائی سوپ والے) کہکشاں کالونی ساہیوال روڈ ربوہ
فون فیکٹری: 615-04524

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell	۱- ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell	۲- ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell	۳- فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell	۴- فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell	۵- ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell	۶- پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell	۷- ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام ۲۰/- ۴۰ گرام ۴۰/- | اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے | زدجام عشق خاص ۶۰/- روپے | روشن کاجل ۵/- روپے | تریاق معدہ ۱۲/- روپے ۲۴/- روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۲ ۲۱۲۴۳۲